

گناہ سے کشتی

نمبر 3482

ایک خطبہ

جو جمعرات، 21 اکتوبر، 1915 کو شائع ہوا

واعظ: سی۔ ایچ۔ اسپرژن

مقام: میٹروپولیٹن عبادت گاہ، نیونگٹن

میں نے پورے دل سے فریاد کی؛ اے خُداوند! میری سُنو، میں تیرے آئینوں کی پاسداری کروں گا۔
"میں نے تجھ سے فریاد کی؛ مجھے بچا لے، اور میں تیری شہادتوں کی نگہبانی کروں گا۔"

زبور 119: 145-146 —

عذاب کا خوف اکثر آدمی کو اپنے گناہوں پر سوچنے پر مجبور کرتا ہے، اور جہنم کا اندیشہ اُس کی سابقہ زندگی کو غم اور ندامت سے بھر دیتا ہے۔ یہ امر طبعی ہے؛ اور یوں ہونا ممکن ہے، جیسے کہ لاکھوں کے ساتھ ہوا ہے، کہ اُس اندیشے نے انہیں پیچھا کیا، یہاں تک کہ انجام کار سزا نے انہیں آپکڑا۔

اگرچہ وہ ہمیشہ خُدا کے قہر سے لرزاں رہے، تاہم کبھی خُدا کی رحمت کی طرف توبہ سے نظر نہ کی۔ یوں وہ مایوسی میں پڑے رہے، یہاں تک کہ وہ مایوسی تلخ ندامت میں بدل گئی، جو اُن کی ابدی سزا کی پیش گوئی ٹھہری۔

لیکن مجھے یوں دکھائی دیتا ہے کہ جہاں گناہ کا خوف ہو، نہ کہ صرف جہنم کا خوف، وہاں دل میں فی الواقع فضل کا کام ہو رہا ہے — جہاں دل کی آرزو یہ ہو کہ وہ سزا سے نہیں بلکہ اُس گناہ سے بچ نکلے جو سزا کا باعث ہے۔

کون سا چور، کون سا قاتل، جب گرفتار ہوا، مجرم ٹھہرا، سزا پائی، اور پھانسی تک لایا گیا، یہ نہ چاہے گا کہ کاش اُس نے وہ جرم نہ کیا ہوتا جس نے اُس کا مقدر ٹھہرایا؟

تو بھی، تکلیف کے خوف اور بدی کے خوف میں فرق عظیم ہے۔ پس، اے سننے والو، اگر تم کسی قسم کے دینی اثر کے ماتحت ہو، اپنی جانوں کو آزماؤ — کیا تم صرف سزا سے ڈرتے ہو؟ کہ یہ فطرت کی جبلت ہے؛ یا تم گناہ سے نفرت کرتے ہو؟ کہ یہ خُدا کے فضل کا کام ہے۔

اب ہمارا متن اُس دِل کی کیفیت کو ظاہر کرتا ہے، جو سب سے بڑھ کر یہ دعا کرتا ہے کہ وہ خُدا کے آئینوں کو قائم رکھے، اور جس کی سب سے بڑی فکر مندی یہ ہے کہ کہیں وہ اُن میں ناکام نہ ہو۔ اے کاش! تم میں سے جو نجات یافتہ نہیں، وہ اس دِل کی کیفیت کو پا جاؤ! اور جو نجات یافتہ ہو، تم ہمیشہ اُسی کیفیت میں قائم رہو

ایک نرم دِل، ایک حساس ضمیر، ایک مستقل چوکسی کہ خُدا کو نہ رنجیدہ کریں — نہ خیال میں، نہ قول میں، نہ عمل میں — ہمیں ہر روز، ہر ساعت قابو میں رکھنی چاہیے۔ اُتو ہم خُدا سے مسلسل فریاد کریں کہ وہ ہمیں اپنے احکام کی خلاف ورزی سے بچائے اور ہمیں اپنی شہادتوں کی پیروی میں مجبور کرے۔

میری آواز سننے والے سبھی سے بے تخصیص مخاطب ہوں، کہ شاید یہ متن ہر ایک کے لیے ایک کسوٹی بنے، جس سے وہ اپنی جان کو پرکھے۔

کیا ہم واقعی ہر بد راہ سے خلاصی چاہتے ہیں؟ کیا ہم مخلص، بے عیب، پاکیزہ چال چلن رکھنے والے، اور اپنی زندگیوں میں خُدا کے آئینوں کے تابع ہونے کے خواہاں ہیں؟ جو شخص فی الواقع ایسا چاہتا ہے، وہ ضرور اس کے لیے دُعا کرے گا۔

"میں نے فریاد کی،" زبور نویس کہتا ہے؛ اور پھر دوبارہ کہتا ہے، "میں نے فریاد کی۔"

مزید یہ کہ وہ اپنی دعا کے ساتھ پختہ عزم کو ملاتا ہے: "میں نے تجھ سے فریاد کی؛ اے خُداوند! میری سُنو، میں تیرے آئینوں کو رکھوں گا۔"

اور پھر وہ اپنی کمزوری کے شدید احساس سے اپنی دعا کو مزین کرتا ہے: "میں نے تجھ سے فریاد کی؛ مجھے بچا لے، اور میں تیری شہادتوں کو رکھوں گا۔"

ہر وہ انسان جو دل اور چال چلن کی پاکیزگی کا خواباں ہے، وہ دُعا کی طرف متوجہ ہو گا۔ :

پاکیزگی کی تلاش میں کشتی کے دوران وہ بہت جلد اس حقیقت کو جان لے گا کہ اپنی قوت سے وہ اُس مقام تک نہیں پہنچ سکتا۔

کیا تُو نے کبھی یہ گمان کیا کہ تُو نے اپنے مزاج کی کسی بُری رُحجان کو جڑ سے اکھاڑ ڈالا ہے، لیکن پھر ایک غافل گھڑی میں ایسے فتنہ میں جا گرا، جس سے گمان تھا کہ خلاصی پا چکا ہے؟

شاید تُو نے صبح کے وقت، وقتِ دعا پر یہ عہد کیا کہ آج سارا دن تیرا مزاج پُرسکون اور نرم رہے گا۔ مگر ممکن ہے کہ ناشتے کے اختتام سے پیشتر ہی تُو پہلے سے زیادہ برانگیختہ ہو گیا ہو۔

جہاں تُو نے گمان کیا کہ دُبری نگہبانی بٹھا دی ہے، وہیں اچانک پکڑا گیا۔
تُو نے سمجھا کہ کمزور ایک پہلو میں ہے، لیکن حملہ اُس پہلو سے نہ ہوا۔
جہاں تُو نے اپنے دل میں کہا، "اب میں سلامت ہوں"، وہیں سے دغا کھائی۔

اگر تُو گناہ کے خلاف حقیقی جدوجہد کر رہا ہے تو ضرور تجھے اس بات کا تجربہ ہوا ہوگا۔

جب یہ معاملہ بار بار پیش آتا ہے، تو انسان اپنے آپ پر دائمی بے اعتمادی سیکھ لیتا ہے۔
اگر یہ ایک ہی بار بھی وقوع پذیر ہو، تو اپنی کمزوری کا احساس تجھے مجبور کرے گا کہ خُدا کی مقدس قوت کو پکارے، تاکہ ابدی بازوؤں کے وسیلہ سے تُو اُس جہنمی دشمن کو شکست دے
اپنی شہوانی خواہشات پر غالب آئے
اور اُس گناہ پر فتح پائے جو تجھے گھیرے ہوئے ہے۔

میں نے تجھ سے فریاد کی، "داؤد کہتا ہے۔"
نہ گویا یہ کوئی معمولی جھڑپ ہو
بلکہ گویا ایک شدید محاصرہ ہو چکا ہو۔

میں نے پورے دل سے فریاد کی، کیونکہ لازم ہے کہ میں اس گناہ پر غالب آؤں"
ورنہ یہ مجھ پر غالب آ جائے گا۔
میں اسے خود سے فتح نہ کر سکا
پس میں نے تجھ سے فریاد کی
"اے میرے خُدا

اور میں نے کہا:
"اے قادر مطلق! اپنی قدرت کو ظاہر کر"
اور اپنے رُوح القدس کی لامغلوب قوت سے
اس اژدہا کو، جو میرے باطن میں ہے
چُور چُور کر دے؛
اسے خاک میں ملا دے
"تاکہ یہ پھر کبھی سر نہ اُٹھائے۔"

اُس کی دعا کی تکرار اُس نعمت کی عظمت کو ظاہر کرتی ہے جس کی وہ طلب رکھتا تھا۔

آیات 145، 146، اور 147 کو پڑھ
—تو دیکھے گا کہ وہ کیسے دہراتا ہے
"میں نے فریاد کی۔"
"میں نے تجھ سے فریاد کی۔"
"میں سحر سے پیشتر اُٹھا اور فریاد کی۔"

تین بار وہ دہراتا ہے۔
وہ پیچھے ہٹنے والا نہ تھا۔
اُسے محسوس ہوا کہ گناہ پر فتح پانا ضروری ہے۔
پس، شدید اضطراب میں
وہ نیک مرد بار بار فریاد کرتا ہے
، اے خُدا! مجھے رہائی دے"
"تاکہ میں تیری شہادتوں کو قائم رکھوں

، اے محبوبو، بار بار دعا کرو
کیونکہ گناہ بار بار آزمائے گا۔

، زور سے فریاد کرو
کیونکہ شیطان زور سے حملہ کرے گا۔

—وہ تیرے راستہ میں بے شمار دام بچھائے گا
پس تیری بے شمار التجائیں اُس کے فریبوں سے زیادہ ہوں۔

، اور جس لفظ سے اُس نے اپنی دعا کو یادگار بنایا ہے
:وہ اُس کی شدت کو آشکار کرتا ہے
"میں نے فریاد کی۔"
"میں نے فریاد کی۔"
"میں نے فریاد کی۔"

، میں نہیں جانتا کہ دعا کی کوئی بہتر صورت کیا ہو سکتی ہے
مگر یہی فریاد۔

یہ ظاہر کرتی ہے کہ سارا وجود اذیت سے بھرا ہے۔
فریاد درد کا نتیجہ ہے۔
اُس کی تمام روح جنبش میں تھی۔

فریاد آرزو کا اظہار ہے۔
یہ ایک طبعی، غیر ارادی آواز ہے۔
اس میں کوئی بناوٹ نہیں۔

، جو شخص لاطینی یا یونانی نہیں جانتا
وہ بھی فریاد کر سکتا ہے۔

، جو فصاحت سے کلام نہیں کر سکتا
وہ بھی اپنے جذبات کو آنسوؤں اور التجاؤں سے فصاحت سے ظاہر کر سکتا ہے۔

اے افسوس! کچھ لوگ ایسے ہیں جن کے نزدیک دعا محض ایک رسم ہے۔

—وہ خادمان کو جمع کرتے ہیں
، وہ مارچ کرتے ہیں
، پھر واپسی کرتے ہیں
گویا کہ خاندانی عبادت ایک فوجی مشق ہو۔

، وہ کسی کتاب سے الفاظ پڑھتے ہیں
—یا کوئی اپنی سی ترکیب گھڑ کر دہراتے ہیں
!اور اُن کے نزدیک یہی دعا ہے

ایسا نہیں
دعا فریاد ہے
خُدا سے لپٹتا ہے
اپنی حاجات اُس کے حضور پھیلانا ہے
اور پُر اثر درخواست کرنا ہے کہ وہ ہمیں رد نہ کرے
بلکہ جو ہم اُس سے مانگتے ہیں
ہمیں عنایت فرمائے۔

یہ عہد کے فرشتہ سے کشتی ہے۔
یہ ایک پاک عزم ہے
جب تک تُو مجھے برکت نہ دے
"میں تجھے جانے نہ دوں گا"

اگر تُو گناہ پر فتح پانا چاہتا ہے
تو جان لے کہ سرد دعاؤں سے
جو بے جان دل سے بڑبڑائی جائیں
گناہ پر غالب نہیں آ سکتا۔

یہ رسمی عبادات سے نہیں ڈرتا۔
گناہ صرف مسیح کے خون اور
روح ازلی کی قدرت کے آگے پسپا ہوتا ہے۔

بہی ہمارے مددگار ہیں
جب ہم آنسوؤں اور فریاد سے
خُداوند سے دُہائی دیتے ہیں۔

"میں نے فریاد کی۔"
"میں نے فریاد کی۔"
"میں نے فریاد کی۔"

تین بار وہ اِن الفاظ کو دہراتا ہے۔
اُس کا پورا دل خُدا کی طرف فریاد کرتا ہے
تاکہ گناہ سے خلاصی پائے۔

جہاں کہیں بھی اِس باب میں دعا حقیقی ہو
وہ دعا ایمان کی ہونی چاہیے۔

خُدا، دعا کے جواب میں
مجھے گناہ پر فتح عطا کر سکتا ہے۔

اے عزیزو! تمہاری دعا بے ثمر ہے
اگر تم پُختہ ایمان سے نہ جانو
کہ کوئی گناہ ایسا نہیں جس پر فتح نہ پائی جا سکے۔

میں بعض آدمیوں سے ملا ہوں
جو کہتے ہیں
"میں کبھی شراب چھوڑ نہیں سکتا۔"

اے میرے عزیز
خدا تجھے اُس سے آزاد کر سکتا ہے۔

میں ایک ایسے شخص سے ملا ہوں جس کا مزاج سخت غضبناک ہے، اور وہ گمان کرتا ہے کہ کبھی اُسے قابو میں نہیں لا سکتا۔
مگر کیا تُو یہ امید رکھتا ہے کہ تُو اُس غصہ کو آسمان میں ساتھ لے جائے گا؟
اُس مُبارک مقام میں کوئی طیش و تند خُو نہیں پائے جاتے۔

تجھے یہ غضب دل سے اُتارنا ہوگا، اور خُدا قادر ہے کہ یہ کام کر دے۔
"کیا تُو کہتا ہے،" یہ تو ایسا ہو گا گویا شیر کو بڑہ بنا دیا جائے؟
پس جان لے، یہی وہ کام ہے جو اُس کا فضل کر سکتا ہے۔

وہ تجھے تاریکی سے نور میں لا سکتا ہے۔
وہ تجھ میں ایسی تبدیلی کر سکتا ہے
کہ اگر تُو اپنے آپ کو دیکھے
،اُس کے دستِ قدرت کے نیچے گزرنے کے بعد
تو تُو اپنے آپ کو پہچان نہ سکے۔

—اپنے دل میں یہ اٹل ارادہ کر کہ گناہ کو مغلوب کرنا ہی ہوگا
—یقین کر کہ یہ ممکن ہے
اور پورے یقین کے ساتھ خُدا سے فریاد کر
کہ وہ تجھے اُس سے رہائی دے سکتا ہے۔

تاہم، میں گمان کرتا ہوں کہ بعض ایسے بھی ہیں
جو یہ نہیں چاہتے کہ اُن کی دعائیں قبول ہوں۔
وہ ایک خاکسار دل کی دعا کرتے ہیں
لیکن میں شک کرتا ہوں کہ
اگر وہ عطا کیا جائے
—تو وہ اُس کو قبول کریں گے بھی یا نہیں
یا اُسے لوٹا دینے کی خواہش نہ کریں گے؟

وہ پاک ضمیر کی تمنا کرتے ہیں
مگر پھر کیسے وہ اپنا وہ کاروبار جاری رکھیں گے؟

،وہ دعا کرتے ہیں کہ خُدا کے قوانین میں راستی پر قائم رہیں
مگر خوب جانتے ہیں کہ وہ اپنی ٹیڑھی تدبیروں کی پیروی کو ترجیح دیتے ہیں۔

ہزاروں دعائیں ایسی ہیں
،جو آسمان کی توبین کے مترادف ہیں
،لیکن جہاں رُوح القدس واقعی کارفرما ہے
،وہ شخص جو پاکیزگی چاہتا ہے
سچائی سے دعا کرتا ہے
اور خُدا سے پاکیزگی کے لیے زور آور فریاد کرتا ہے۔

اور وہ ہرگز اِس پر راضی نہ ہوگا
کہ اپنے مزاج یا روزمرہ زندگی میں
کسی ایسی بات کو برداشت کرے
جو خُدا کی کامل قدوسیت کے خلاف ہو۔

،آہ! کاش خُدا ہم سب کے دلوں میں یہ خواہش ڈالے
اور پھر ہمیں دعا کے لیے ابھارے

تاکہ ہم اُس برکت کو پا سکیں
!جس کے لیے ترس رہے ہیں

اب، دوم یہ کہ

II

،وہ شخص جو خُدا کی راہوں پر چلنے کا مشنابق ہے ۔
نہ صرف دعا کرتا ہے بلکہ پختہ عزم بھی کرتا ہے۔

"میں نے اپنے سارے دل سے فریاد کی؛ اے خُداوند! میری سُنو۔ میں تیرے قوانین کی پاسبانی کروں گا۔"
وہ اپنی تمام دلی تڑپ کے ساتھ دعا کرتا ہے۔
اُس کی دعا میں کوئی فریب نہیں۔

،پھر وہی دل اُس نے ایک پُر زور ارادے میں جھونک دیا
،کہ وہ خُدا کے قوانین کو دریافت کرے گا
،اور جب اُنہیں پالے گا
تو ہر قیمت پر اُن پر عمل کرے گا۔

کیا مجھے کہنے کی حاجت ہے
کہ کوئی شخص زبردستی پاک نہیں بنایا جاتا؟
کوئی آدمی خُدا کے آئین پر عمل نہیں کرتا
جب تک کہ اُس کا پختہ ارادہ نہ ہو۔

،خُدا کی فرمانبرداری کا جوہر دل میں مضمر ہے
پس دل کو ہی اطاعت پر مائل ہونا چاہیے۔
،یہ اطاعت سچی، رضامند
،اور خوشی سے کی جانے والی ہو
ورنہ یہ قادر مطلق کے حضور حقیقی فرمانبرداری نہ کہلانے گی۔

کیا میں کسی ایسے شخص سے مخاطب ہوں
جو گناہ کی زندگی گزار رہا ہے
اور پھر بھی کہتا ہے، "کاش میں اس سے چھٹکارا پا سکتا!"؟
میں نے بار بار ایسے الفاظ سُنے ہیں
ایسے لوگوں کے منہ سے
جو خود بھی جانتے تھے
کہ وہ سچ نہیں کہہ رہے۔

،کوئی شخص کہتا ہے
"،کاش آج رات میں گناہ سے آزاد ہو جاؤں"
اور کل وہی شخص
،بیکار رفاقتوں میں شامل ہوتا ہے
،آوارہ دوستوں کے ساتھ بیٹھتا ہے
اور اُن تفریح گاہوں کو جاتا ہے
جہاں وہ خوب جانتا ہے
کہ گناہ میں گرنے کا خطرہ اُس قدر یقینی ہے
جتنا آگ میں کوٹ ڈالنے سے اُس کا جل جانا یقینی ہو۔

—وہ شرارت کے بیچ میں جاتا ہے
اپنے دل کی بارود کو
ایسے مقام پر لے جاتا ہے

جہاں چنگاریاں اڑ رہی ہوتی ہیں
"اور کہتا ہے،" کچھ نہ ہو گا۔
وہ بارود کے پاس شمع رکھتا ہے
اور امید کرتا ہے
کہ وہ دھماکے سے اڑا نہ جائے۔

مگر ایسا نہیں ہو سکتا۔
اگر تُو داغدار نہیں ہونا چاہتا
تو رال اور تارکول میں مت جا۔
اگر تُو ناپاکی سے بچنا چاہتا ہے
تو بے دین سنگت سے دور رہ۔

وہ شخص جو گناہ پر غالب آنے کا ارادہ رکھتا ہے
اور پکا ارادہ کرتا ہے
کہ اُس پر غالب آئے گا
وہ اپنے آپ کو فساد سے دُور رکھے گا
تاکہ زندہ خُدا کے حضور پاک ٹھہرے۔

ایسا شخص ہر اُس چیز کو چھوڑ دے گا
جو اُسے گناہ کی طرف مائل کرے۔
اگر کسی بات میں وہ جانتا ہے
کہ اُس کی کمزوری ہے
تو وہ اپنے ضمیر کو دکھ دینے کے بجائے
اپنے آپ کو مصلوب کرے گا۔

وہ اپنے دابنے ہاتھ کو کاٹ پھینکے گا
اور اپنی دانتیں آنکھ کو نکال دے گا
—جیسا کہ انجیل میں لکھا ہے
یعنی جو چیز اُس کے لیے عزیز ہو
اگر وہ گناہ کا سبب بنے
تو وہ اُسے فوراً اور ہمیشہ کے لیے ترک کرے گا۔

—کوئی فرق نہیں پڑتا کہ وہ کیا ہے
چاہے وہ نشہ ہو یا شکم پرستی
—یا شہوت
—جو کچھ بھی اُس کا غالب آنے والا گناہ ہے
وہ کہتا ہے، "نہیں۔"
یہ شائد اوروں کے لیے جائز ہو
کہ اِس حد تک جائیں
لیکن میں اُس حد تک نہیں جا سکتا
بغیر اِس کے کہ آگے نہ بڑھ جاؤں۔
"پس میں اُس سے کنارہ کشی اختیار کرتا ہوں۔"

وہ اپنے آپ سے ہر چیز کا انکار کرنے کو تیار ہوتا ہے۔
وہ اپنی عادات میں پوری اصلاح لاتا ہے
تاکہ گناہ کی طرف نہ کھینچا جائے۔

"میں تیرے احکام پر عمل کروں گا۔"

آہ! کیا ہی مبارک بات ہے جب کوئی انسان صدق دل سے ارادہ کر لیتا ہے کہ "میں آزمائش کی راہوں سے دور رہوں گا، اور اپنے
"آپ کو اُس چیز سے روکوں گا جو مجھے گناہ کی طرف مائل کرے، مبادا میں خُدا کے پاک رُوح کو رنجیدہ کروں۔"

اور اگر اُس کا ارادہ سچا ہو،
تو وہ ضرور اُن سب وسائل کو اختیار کرے گا
جو اُسے تقویت پہنچاتے ہیں۔

—وہ جانتا ہے کہ انجیل کو سننا اُس کی روح کو تقویت دیتا ہے
پس وہ خداوند کے دن کی صبح کی ساعتوں کو
،کابلی کی نیند میں ضائع نہ کرے گا
بلکہ مقدسین کی جماعت کو خوشی سے قبول کرے گا
اور کلام حق کی منادی میں مسرت پائے گا۔

،وہ جانتا ہے کہ نیک کتب کا مطالعہ اُس کے لیے سودمند ہے
لہذا وہ انہیں سطحی اور فضول لٹریچر پر ترجیح دے گا۔
،وہ جانتا ہے کہ دینداروں کی سنگت اُس کے لیے مفید ہے
پس وہ اُن کے درمیان رہنا پسند کرے گا۔

—وہ جانتا ہے کہ خدا کے حضور دُعا میں دل کو بلند کرنا
—نہ صرف کبھار، بلکہ باقاعدہ مقررہ اوقات پر
،اُس کے لیے بار بار باعثِ برکت رہا ہے
سو وہ اپنی پوری کوشش کرے گا
کہ ان عبادات کو پوری باقاعدگی سے جاری رکھے۔

اگر کوئی بھی ایسی نیک بات ہو
،جو اُس کی گناہ سے رہائی میں مددگار ہو
تو وہ اُسے ڈھونڈے گا۔
اور جب وہ خدا سے دُعا کرتا ہے
،کہ اُسے پاک رکھے
تو وہ خود بھی احتیاط سے
اُن سب وسیلوں کو چُنے گا
جو خدا نے اُس کے سامنے رکھے ہیں
تاکہ وہ شر کو رد کرے
اور پاکیزگی کی راہ پر چلے۔

ایسا شخص ضرور اپنے مقصد میں کامیاب ہوگا۔
اگر کوئی اُس کا مذاق اُڑائے
،کہ وہ کتنا محتاط ہے
تو اُس کا دل اُس ٹھٹھے سے مجروح نہ ہوگا۔

اگر اُسے خدا کے حکم کی خاطر
آدھی روزی کا نقصان برداشت کرنا پڑے
تو وہ خندہ پیشانی سے
اتوار کی تجارت ترک کرے گا۔

ممکن ہے کہ اُس کی کچھ دنیاوی رفاقتیں
،اُس کی دولت میں اضافہ کا ذریعہ ہوں
—اگرچہ وہ اُسے شدید آزمائشوں میں مبتلا کرتی ہوں
،تو بھی وہ پیچھے نہ ہٹے گا
کیونکہ وہ دنیا کو کھونے کا خطرہ
،اپنی جان کی ہلاکت پر ترجیح دے گا
اس لیے کہ اُس نے گناہ کو ترک کرنے کا عزم باندھ لیا ہے۔

گناہ اُس کے لیے ایک آفت ہے
جسے وہ نفرت کی نگاہ سے دیکھتا ہے۔
وہ چاہے لعزر کی مانند غریب ہو،
پھوڑوں سے ڈھکا ہوا ہو
اور گتے اُسے چاٹتے ہوں
تو بھی وہ اُس دولت مند کے گناہوں کا بوجھ
اپنے اوپر نہ لینا چاہے گا۔

وہ ہر ناپاکی اور فریب کی راہ سے
ربائی چاہتا ہے۔
ایک ہی چیز اُس نے خُداوند سے مانگی ہے
—اور اُسی پر اُس کا دل لگا ہے
کہ وہ راستبازی میں قائم رہے
بے عیب ٹھہرے
اور اپنی راستی کو سنبھالے رکھے۔

اور اسی غرض سے
پاک رُوح کی قوت سے
یسوع کے خون سے دھل کر
وہ ہر ممکن قربانی
خوشی سے گوارا کرے گا۔

داؤد کو دیکھو کہ وہ
خُدا کی مرضی کے ساتھ
کامل تابعداری اور مکمل ہم آہنگی چاہتا ہے۔
وہ کہتا ہے، "میں نے اپنے سارے دل سے فریاد کی؛
—"میں تیرے اُتین رکھوں گا
نہ صرف اُن اُتین کو
جو اُسے پسند ہوں
بلکہ اُن سب کو
جو الہی اختیار سے جاری ہوئے۔

میں سخت دل نہ بننا چاہتا
پر یہ کہنا لازم سمجھتا ہوں
کہ کچھ مسیحی ایسے ہیں
جو خُداوند کے مطالبات کو
زیادہ جاننے یا باریکی سے سمجھنے کے خواہاں نہیں۔

میں نے حالیہ ایام میں بہت سے ایسے لوگوں کو دیکھا ہے
جو یہ سمجھتے ہیں
کہ وہ کامل ہو چکے ہیں
اور پوری تقدیس کو پا چکے ہیں۔

یہ رواج عام ہوتا جا رہا ہے۔
وہ دعویٰ کرتے ہیں
کہ اُن کی مکمل تقدیس ہو چکی ہے۔

لیکن میں اُن میں سے بعض کے بارے میں
بہت کچھ جانتا ہوں
جو دو یا تین لاکھ پاؤنڈ کی دولت رکھتے ہیں۔

اگر وہ واقعی مقدس ہوتے
تو کیا وہ اُس گناہ زدہ اور جاہل دنیا کی طرف
بے نیازی سے دیکھ سکتے تھے
جس میں سے خُدا انجیل کے ذریعے
—اپنی برگزیدہ قوم کو چُن رہا ہے
اور پھر بھی اُن ایجنسیوں کی مدد نہ کرتے
جن پر خُدا کی برکت واضح طور پر نظر آتی ہے؟

اُنہیں اُس غریب بیوہ کی مانند ہونا چاہیے
"جس نے" اپنا سارا گزارا
خُدا کے خزانے میں دے دیا۔

میں ایسی مکمل تقدیس پر ایمان نہیں رکھتا
،جو کسی شخص کو زمین پر خزانہ جمع کرنے دیتی ہے
جبکہ خُداوند یسوع کے کئی کام
اُس کی مدد کے محتاج ہیں۔

،دولت کا منصوبہ بند اندوخت
،میرے خیال میں
کامل کردار کی علامت نہیں۔

،میں عام مسیحیوں کی عدالت نہیں کر رہا
بلکہ صرف اُن کی
—جو "کامل سپردگی" کا دعویٰ کرتے ہیں
اور میں ہرگز یقین نہیں کروں گا
جب تک اُن کا سونا اور چاندی
،کثرت سے، بلکہ کامل حد تک
مسیح کی خدمت میں وقف نہ ہو جائے۔

وہ فخر نہ کریں، بلکہ دیں۔

اور جو یہ سمجھتے ہیں
،کہ وہ روح، جان اور بدن میں کامل ہو چکے ہیں
—ہم اُن کے آخری وصیت نامے کا انتظار کریں گے
دیکھیں گے کہ وہ مرنے کے بعد
اپنی دولت کے ساتھ کیا کرتے ہیں۔

،جو شخص خُدا کے حضور کامل ہو
وہ اپنی ملکیت کو
،خُدا کے کام کے لیے وقف کرے گا
یقین جانیے۔

،وہ محض کانفرنسوں میں شرکت نہیں کرے گا
،اور پاکیزگی، ایمان
،اور روحانی بلند خیالات کی باتیں نہیں کرے گا
،بلکہ یسوع کی خاطر عملی خدمت کرے گا
—اور خود کو—اور اپنی دولت کو بھی
فدیہ دینے والے کے نام کی عزت
اور جلالی انجیل کی اشاعت کے لیے وقف کرے گا۔

میرے پیش نظر ان بھائیوں میں سے کوئی پیشوا نہیں
— بلکہ اُن کے بعض شاگرد ہیں
— اور میں اُن کی بھی ملامت نہیں کرتا
لیکن میں اُن سے صرف اتنا پوچھتا ہوں
کہ وہ اپنی عظیم دولت کو
اپنی اس سے بھی بڑی دعوے دار سپردگی کے ساتھ
کیونکر ہم آہنگ کرتے ہیں؟

، جو شخص فی الحقیقت پاکیزگی کا طالب ہے
، وہ ایسا ہے جو جب خُدا کی اطاعت کا عزم باندھتا ہے
، تو اگرچہ کوئی اُس کے ساتھ نہ چلے
وہ اکیلا چلنے کا حوصلہ رکھتا ہے۔
میں نے اپنے سارے دل سے فریاد کی؛
— "میں تیرے آئین رکھوں گا
، اُس نے عہد کیا کہ وہ یہ کرے گا
اگرچہ اُسے تنہا کیوں نہ کھڑا ہونا پڑے۔
وہ اکیلا رہنے کو تیار ہے۔

، مجھے آتھانیشیس کا وہ قول ہمیشہ پسند آیا ہے
، جب اُس نے دیکھا کہ اور لوگ آریوس کے عقیدے کی طرف مائل ہو گئے ہیں
، تو اُس نے کہا
"امیں، آتھانیشیس، دُنیا کے خلاف ہوں"

وہی سچا شخص ہے
جو تنہا بھی سچا بن کر کھڑا رہ سکے۔

مجھے کوئی ایسا نیم جدا مکان نہ چاہیے
، جو دوسروں کے سہارے کھڑا ہو
بلکہ مجھے وہ گھر دے
، جو اپنی بنیاد پر مضبوطی سے قائم ہو
اور مجھے ایسا شخص دے
، جو اپنے چاروں طرف آندھی برداشت کرے
مگر خود راست کھڑا رہے۔

، وہ اپنے موقف پر قائم رہے گا
خواہ لوگ اُس کی ستائش کریں یا ملامت۔
اگر خلائق اُسے فتح کے جلوس میں
، کندھوں پر اٹھا کر لے جائیں
تو یہ اُس صداقت کی عزت ہے
جس کے وہ لیے دار بنا ہے۔
، اور اگر وہ اُسے پاؤں تلے روندیں
تو یہ راستبازی کی خاطر ہے
کہ وہ دکھ اٹھاتا ہے۔

، لیکن وہ لوتھر کی مانند
ابلیس، موت، اور دوزخ کو للکارے گا
کہ وہ خُدا کے آئین کو رکھنے کے عزم میں
اُسے روک نہ سکیں۔

اب خُدا کا کلام
، ایسے شخص کی روح میں جان ڈالتا ہے

اور خُدا کا کام اُس کی زندگی کا مقصد بن جاتا ہے
جب اُس کے اندر یہ تڑپ زور پکڑتی ہے۔

وہ خُدا سے دُعا کرتا ہے
اور اُس کی مدد مانگتا ہے
مگر اُسی وقت
وہ ایک ایسا عہد باندھتا ہے
جس میں تذبذب کی کوئی گنجائش نہیں۔

اُس نے اپنا قدم وہاں رکھ دیا ہے
جہاں وہ قائم رہنے کا قصد رکھتا ہے۔
اُس نے اپنی پیشانی کو شکن دی ہے
اپنے دانتوں کو بھینچ لیا ہے
اور اپنے تمام خدوخال کو
ثبات اور دلیری کا رنگ دے دیا ہے
کیونکہ اُس نے فتح حاصل کیے بغیر
ہٹنے کا نام نہ لیا ہے۔

وہ خود کو کوئی رعایت نہ دے گا
نہ ہی کسی ناراستی کو برداشت کرے گا۔
وہ آزمائش کو رد کرے گا
بدخصلتوں پر غالب آئے گا
اور اُس گناہ کو ہلاک کرے گا
جو اُسے دکھ دیتا
رنجیدہ کرتا
اور ستاتا ہے۔

وہ خُدا کے اسلحہ سے مسلح ہو کر
اور خُدا کے فضل سے
ضرور فتح پائے گا۔

ایسا شخص جو پاکیزگی کا طالب ہے
جب وہ دُعا کرتا ہے اور عزم باندھتا ہے
اگر وہ واقعی دانا ہو
اور رُوح سے تعلیم یافتہ ہو

III

تو وہ اپنی کمزوری اور فساد کی گہرائی کو ضرور محسوس کرے گا۔

پس وہ خُداوند سے استدعا کرتا ہے
:جیسا کہ آیت 146 میں درج ہے
"میں نے تجھ سے فریاد کی؛ تُو میری سُنئے"
"تب ہی میں تیری شہادتوں کو رکھوں گا۔"

اُس کے دل کے نرم اندیشے
اُسے مسلسل دُعاؤں پر ابھارتے ہیں۔
گویا وہ یوں کہتا ہو
"اے خُداوند! میں دُعا کر رہا ہوں"
اور عہد بھی باندھ رہا ہوں
پر میری دُعائیں تیرے جواب کی محتاج ہیں

اور میرے عہد تیری قوت کے بغیر ناتواں ہیں۔
میری دُعائیں — وہ کیا ہیں؟
میرے ارادے — وہ کیا کر سکتے ہیں؟

میں تو نازک پتے کی مانند ہوں
جو آزمائش کی ہوا کے سامنے جھک جاتا ہے۔
— میری راستبازی خزاں کے مرجھائے ہوئے پتے کی مانند ہے
— جلد ہی اڑانی جاتی ہے
بلکہ وہ تو اُس گندے کپڑے کی مانند ہے
جسے چھپا دینا چاہیے۔

اے میرے خُدا
مجھے چھاننے کی ضرورت ہے
مجھے پاک کرنے کی ضرورت ہے۔
اے خُداوند! مجھے بچا لے
"تب ہی میں تیری شہادتوں پر قائم رہوں گا۔"

کسی انسان میں فطرتاً پاکیزگی نہیں پائی جاتی
اور نہ کبھی پائی جائے گی۔

کسی پوشیار مصنف نے کہا کہ
"انسان پتھر کی مانند مُردہ نہیں"
بلکہ انڈے کی مانند مُردہ ہے۔
اُس میں زندگی کا سا کوئی میلان ہے
"جو کسی کے سائے میں پروان چڑھنے کا محتاج ہے۔"
پر میں ہرگز وہ مرغی نہ بننا چاہوں گا
جسے اُس انڈے پر بیٹھنا ہو
—حتیٰ کہ وہ نکلے
کیونکہ مجھے یقین ہے
کہ ایک طویل ازلیت کی مایوسیاں
میرے سامنے پھیل جائیں گی۔

یہ انسانیت ایک پتھر یا انڈہ ہے۔
اس میں رُوحانی زندگی نام کو بھی نہیں۔
ناپاک میں سے پاک کون نکال سکتا ہے؟"
"اکوئی نہیں

اور اگر کوئی اُس ناپاک انڈے پر بیٹھے بھی
تو جو کچھ نکلے گا
وہ بھی ناپاک اور نجس ہو گا۔

خُدا کی شہادتوں کو رکھنے سے پہلے
ہمیں نجات حاصل کرنی ہے۔

ہمیں پہلے ماضی کے گناہ کے جرم سے نجات پانی ہے
بَدَل کے ذریعے
فدیہ کے ذریعے
یسوع کے بیش قیمت خون کے اطلاق سے
اُس کفارہ بخش قربانی کے وسیلے
جس میں ہمارے برگزیدہ خُداوند نے
ہماری خاطر خُدا کے قہر کو جھپلا

—جو ہمارے گناہوں کے سبب واجب تھا
یہی وہ ذریعہ ہے
جس سے ہماری نجات حاصل کی جاتی ہے۔

اے گناہگار،
تو گناہ کی غلامی کے مصر سے
کبھی باہر نہ نکلے گا،
جب تک کہ فصیح کے برہ کا خون
تیرے دروازے کے چوکھٹ اور بازوؤں پر چھڑکا نہ جائے۔

تو گناہ کے خلاف جیسا چاہے مجاہدہ کر لے
لیکن تو اُسے کبھی مغلوب نہ کر سکے گا
سوائے اُس برہ کے خون کے ذریعے۔

اُن لوگوں سے پوچھ
جو آسمان پر ہیں
اور جنہوں نے گناہ پر فتح پائی
:اور اب سفید لباس پہنے ہوئے ہیں

میں نے اُن سے پوچھا"
کہ اُن کی فتح کہاں سے آئی؟
:انہوں نے بیک زبان کہا
ہم نے اپنی فتح برہ کے ذریعہ پائی
اور اپنی کامرانی اُس کی موت سے

جب تک تُو ایک زخمی نجات دہندہ کو نہ دیکھے
اپنے گناہوں کو مصلوب نہ کر سکے گا۔
—یہ گناہ صلیب پر ہی مصلوب ہونے چاہئیں
کہیں اور یہ مرنے والے نہیں۔
"مجھے بچا لے"
"اور میں تیری شہادتوں کو رکھوں گا۔"

ہمیں صرف گناہ کے جرم سے ہی نہیں
بلکہ اپنے گناہ آلودہ نفس سے بھی نجات درکار ہے۔
ہم، جن کی فطرت فاسد ہے
ایسی بدطینتی کے ساتھ
اپنی راہوں کو پاک کرنے کی کوشش میں کچھ بھی نہیں کر سکتے۔
یہ پرانی فطرت دور ہونی چاہیے
—اور نئی فطرت عطا کی جانی چاہیے
ورنہ جب تک پرانی فطرت باقی ہے
پُرانی بدی اپنا سر اٹھاتی رہے گی۔

بیماریوں کے علاج کی کئی صورتیں ہیں۔
ایک شخص سخت بیماری میں مبتلا ہے
اور وہ اُس کی جلد پر ظاہر ہوتی ہے۔
وہ کسی مجلسِ عزت کے پاس جاتا ہے
جو ایک مرہم دیتا ہے
جو وہ باہر سے لگاتا ہے
تاکہ زخم چھپ جائیں۔
وہ خوش ہوتا ہے

—کہ بیماری جاتی رہی
اور اُس دھوکہ باز کو سراہتا ہے۔

وہ کہتا ہے،
"کیا ہی زبردست طبیب ہے"
اور کیسی دانشمندی سے میرے پیسے خرچ ہوئے
"اِک اُس نے وہ تمام ظاہری داغ دُور کر دیے

،مگر تھوڑی دیر بعد
وہ شخص ایسی سخت بیماری میں مبتلا ہو جاتا ہے
کہ زندگی سے مایوس ہو جاتا ہے۔
وہ سوچتا ہے
"کیا میں نے غلطی کی؟"

جب کوئی سچا حکیم آتا ہے
وہ پوچھتا ہے
"تمہارے علامات کیا تھے؟"
وہ جلدی پھوٹنے والی بیماری اور دیے گئے مرہم کا ذکر کرتا ہے۔

حکیم کہتا ہے
یہ مرض اندر کی طرف دھکیل دیا گیا ہے۔"
تم نے غلط راستہ چُنا۔
یہ علامات جان لیوا ہیں۔
اگر وہ باہر جلد پر ظاہر ہو رہا تھا
،تو بہتر تھا
کہ وہ تمہارے باطن میں چھپا ہوا تھا۔
جب بیماری ہو
،تو جڑ پر کلہاڑا رکھنا چاہیے
نہ کہ شاخوں پر۔
یہ جلد کا بگاڑ نہیں
"بلکہ خون کی آلودگی اصل مصیبت ہے۔
پھر وہ اصل مرض سے نمٹنے لگتا ہے۔

،اے میرے عزیزو
،تم صرف ظاہری علامات سے کھیل رہے ہو
جب تم صرف بیرونی اصلاح کی کوشش کرتے ہو۔
تمہیں نیا جنم لینا ہو گا۔
یہی گناہ کی کوڑھ کا واحد علاج ہے۔

مجھے خوشی ہوتی ہے
جب لوگ ہر بدکار عادت اور گناہ آلودہ رسم کی اصلاح کی بات کرتے ہیں
لیکن وہ اُس زہر ہلاہل کی جڑ کو نہیں کاٹتے
—جب تک کہ وہ خوشخبری کی طرف رجوع نہ کریں
،جو ہر قسم کے گناہ اور کفر کی جڑ پر کلہاڑا رکھتی ہے
:اور زور دیتی ہے کہ
"توبہ کرو اور رجوع لاؤ"
"تاکہ تمہارے گناہ مٹا دیے جائیں

یہی وہ زندگی بخش اور حیات آفرین عمل ہے
جو اصل نعمت بن کر ظاہر ہوتا ہے۔

اے خداوند
مجھے بچا
میرے دل کو بدل
میری روح کو نیا بنا
چشمہ پاک کر
بنیاد کو درست کر

اے پاک رُوح
مجھے نیا جنم دے
اور اگر تُو ایسا کرے
تو تب، اور صرف تب
میں تیری شہادتوں کو رکھوں گا۔

اور اے میرے عزیزو
یہی بات ہر مسیحی پر بھی صادق آتی ہے۔
ہمیں چاہیے کہ خدا ہمیں برابر چھانے۔
جب تک اُس کا روحانی عمل
ہم میں روزانہ جاری نہ رہے
ہم اُس کی شہادتوں کو نہ رکھ سکیں گے۔

—ہمیں گناہ کے خلاف پختہ ارادہ کرنا ہے
یہ میں پہلے کہہ چکا۔
—ہمیں دُعا کے ذریعہ اس کا سامنا کرنا ہے
یہ بھی میں بیان کر چکا۔
مگر بالآخر ہمیں اس برہنہ حقیقت پر آنا ہو گا
کہ گناہ پر اصل فتح
خود خدا کا کام ہے۔

میں نے تجھ سے فریاد کی؛"
تو میری سننے؛
"تب ہی میں تیری شہادتوں کو رکھوں گا۔

اے میرے بھائیو
جو مسیح میں محبوب ہو
خدا کے قریب رہو۔
صلیب کے قدموں میں رہو۔
روز یسوع کے پاس جایا کرو۔
کبھی اُس جگہ سے جدا نہ ہو
جہاں تم نے پہلی بار ایمان لایا تھا۔

تب تم نے
گناہگار ہو کر
سب کچھ اُسی میں پایا
اور اپنے آپ میں کچھ نہ پایا۔

کبھی یہ توقع نہ رکھو
کہ گناہ پر کسی اور طریقے سے فتح پاؤ گے
سوائے اُس کفارہ دینے والے خون کے ذریعہ۔

کبھی یہ نہ سمجھو
کہ یسوع مسیح کے بغیر

—کسی طرح کی کمالیت حاصل ہو سکتی ہے

وہی ہے
، جو ہمارے لیے حکمت"
، راستبازی
، پاکیزگی
"اور فدیہ ٹھہرا۔

اے کاش!
میں کلیسیا کے ہر رکن کو تاکید کروں
کہ پاکیزہ زندگی گزارنے کی کوشش کرے۔

میرے دل کو چیر کر رکھ دیتا ہے
:جب میں کسی رکن کے بارے میں یہ سنتا ہوں
، ہو سکتا ہے وہ مذہب کا دعویٰ کرے"
، لیکن اُس کے لین دین ایماندار نہیں
، یا اُس کی زبان پاکیزہ نہیں
یا اُس کا مزاج قابو میں نہیں۔
، وہ دُعائیں اجتماعات میں تو ولی ہو
لیکن گھر میں شیطان ہو۔
، وہ عشاء ربانی کی میز پر تو خوش خلق دکھے
"مگر اپنے دستر خوان پر تلخ ہو۔

، ایسا نہ ہو
ایسا برگز نہ ہونے دو۔
، میں تم سے مناجات کرتا ہوں
کسی کو ایسا موقع نہ دو
کہ ایسی بدنامی کی گواہی دے۔

جو لوگ میری خدمت کے تحت آتے ہیں
، اور جنہوں نے حقیقی توبہ کی ہے
میں انہیں دعوت دیتا ہوں
کہ ہمارے ساتھ شامل ہوں
—اور کلیسیا کا حصہ بنیں
کیونکہ یہی اُن کا فرض ہے۔

لیکن اے پیارو
، خُدا کے لیے
—ہم پر نہیں
بلکہ اُس خوشخبری پر
، جسے ہم سناتے ہیں
اور اُس مسیح پر
—جسے ہم پیار کرتے ہیں
اُس پر ننگ نہ لاؤ۔

"!دنیا یہ نہ کہے گی، "دیکھو، یہ جھوٹا دعویٰ دار ہے
، حالانکہ اُسے یہی کہنا چاہیے
اور اگر وہ دیانت دار ہوتی تو یہی کہتی۔
"!لیکن عموماً وہ یہ کہے گی، "یہی ہے تمہارا دین
، اور مسیح کی صلیب کی بدنامی ہوگی
، اور بہت سے ناتواں ایماندار
، جو پہلے ہی سخت آزمائش میں ہوتے ہیں

مزید دُشواری میں پڑ جاتے ہیں
جب تمسخر کرنے والے
دوسروں کی بے راہ روی اُن کے منہ پر دے مارتے ہیں۔

بہتر ہے کہ ہم مر جائیں
!بنسبت اس کے کہ نجات دہندہ کا انکار کریں
بہتر ہے کہ ہم اپنے گھروں میں
،پھوڑوں اور آبلوں سے ڈھکے پڑے رہیں
بنسبت اس کے
کہ ہم دُنیا میں پھریں
اور رُوح القدس کو غمگین کریں
اور بے دینوں کے منہ میں
بدگوئی کا کلمہ ڈالیں۔

،پاکیزگی کے پیچھے دوڑو
میں تمہیں تاکید کرتا ہوں۔
—تم اعمال سے نجات نہیں پاتے
اس تعلیم میں ہم نے کبھی غیر واضح آواز نہ دی ہے۔

،ہم نے تمہیں بتایا ہے
،اور برابر بتاتے ہیں
کہ تم صرف یسوع کے خون سے نجات پاتے ہو۔
،لیکن یہ یاد رکھو
یسوع آیا تاکہ ہمیں ہمارے گناہوں سے نجات دے۔
،اگر ہم اپنے گناہوں کو سینے سے لگائیں
تو ہم مسیح کو نجات دہندہ نہیں پا سکتے۔
،تمہیں اور تمہارے گناہوں کو جدا ہونا ہو گا
ورنہ مسیح اور تمہیں جدا ہونا پڑے گا۔

،یسوع مسیح ہر گناہگار کو آسمان لے جائے گا
مگر کسی گناہ کو آسمان نہ لے جائے گا۔
،وہ گناہگار پر رحم کرے گا
مگر اُس کے گناہ پر رحم نہ کرے گا۔
،اگر تم اپنے گناہوں پر رحم کھاتے ہو
تو جان لو کہ تم اپنی جانوں کو کھو دو گے۔

،میں تم سے منت کرتا ہوں
اُن گناہوں کے خلاف چوکس رہو
جنہیں لوگ "چھوٹے" گناہ کہتے ہیں۔
،یاد رکھو
جب چور گھر میں داخل ہونا چاہتے ہیں
،اور آسان راستہ نہ پاتے
تو وہ اکثر ایک بچے کو
—کسی چھوٹی کھڑکی سے اندر دھکیل دیتے ہیں
اور پھر وہ دروازہ کھول دیتا ہے۔

اسی طرح ایک چھوٹا گناہ
اکثر بڑے گناہ کا دروازہ کھول دیتا ہے۔
—جاگو، میں تم سے التماس کرتا ہوں
چھپے ہوئے گناہوں سے خبردار رہو۔

ہم نے سنا ہے
کہ کچھ لوگ رات کو دروازے بند کرتے
اور کھڑکیاں مقفل کرتے
مگر بستر کے نیچے چور چھپا ہوتا۔
—خبردار! تمہارے ساتھ ایسا نہ ہو
کہ کوئی چھپی ہوئی بدی ہو
کوئی راز کی ہوس چھپی ہو۔

دُعا کرو
، ارادہ باندھو
:مگر پھر بھی اس بات پر لوٹ آؤ
اے خُداوند، میری مدد کر؛"
اے خُداوند، مجھے بچا؛
"اے خُداوند، مجھے محفوظ رکھ۔

،ایک بوڑھا ہل چلانے والا
جس سے میں کبھی کبھار بات کیا کرتا تھا
،پہلے اُس کے آسمان پر جانے سے
،مجھ سے کہا کرتا
یقین جان، اگر تُو اور میں"
،ایک انچ بھی زمین سے اُوپر ہو گئے
"تو وہی انچ ہماری ہلاکت کا سبب ہو گا۔

اُس کی سادہ بات میں بڑی حقیقت ہے۔
اگر ہم اپنی ہستی کے بارے میں
،بلند خیالات رکھنے لگیں
تو جلد ہی اُس سے بھی گر جائیں گے
جیسے ہمیں ہونا چاہیے۔

جھک کر رہو۔
بلندی کے مشتاق بنو۔
اپنے آپ کو کچھ نہ جانو۔
مسیح کو اپنا سب کچھ جانو۔
اپنے نفس پر بھروسہ کو ترک کرو
اور خُدا پر ایمان رکھو۔

اسی راہ سے
،تم گناہ پر غالب آؤ گے
،تمہاری دعائیں قبول ہوں گی
،تمہارے ارادے پورے ہوں گے
:اور تمہارے دل کی مراد پوری ہو گی
"میں تیرے آئینوں کو رکھوں گا۔"

،اے کاش
یہ ہم میں سے ہر ایک کے ساتھ یوں ہی ہو۔

،آمین
اور آمین۔

تَفْسِیر از سی۔ ایچ۔ سِپَر جِین
زُبُور 119: 145 تا 168

:آیت 145

میں نے سارے دل سے پُکارا، اے خُداوند، میری سُن؛ میں تیرے اُنینوں کو رکھوں گا۔
مصیبت کے وقت کوئی جائے پناہ دُعا جیسی نہیں
مگر وہ دُعا شدید اور پر خلوص ہونی چاہیے۔
— "میں نے سارے دل سے پُکارا"
اور کبھی کبھی وہ دُعا
ایک عہد کے ساتھ ہونی چاہیے
:کہ ہم اُس مصیبت سے سبق حاصل کریں گے
"میں تیرے اُنینوں کو رکھوں گا۔"

جیسے ایک بچہ تادیب کے نیچے
،رحم کی التجا کرتا ہے
،اس اُمید پر کہ آئندہ وہ فرماں بردار ہو گا
،ویسے ہی زبور نویس عرض کرتا ہے
اے خُداوند، میری سُن؛"
"میں تیرے اُنینوں کو رکھوں گا۔"

ہر دُکھ کا یہی اثر ہونا چاہیے
کہ ہم اپنی اطاعت میں زیادہ محتاط ہو جائیں۔
،ایسا ہمیشہ نہیں ہوتا
مگر ہونا ایسا ہی چاہیے۔

:آیت 146

میں نے تجھ سے فریاد کی: مجھے بچا لے، تو میں تیری شہادتوں کو رکھوں گا۔
گویا اُسے یقین ہے
کہ شکرگزاری کی قوت
اُسے فرمانبرداری پر مجبور کرے گی۔
،یہ محض وعدہ نہیں
بلکہ وہ تو جیسے نبوت کرتا ہے
کہ وہ یقیناً خُداوند کی شہادتوں کو محفوظ رکھے گا۔

:آیت 147

میں صبح کی پُو سے پہلے اُٹھا اور فریاد کی: میں تیرے کلام پر اُمید رکھتا ہوں۔
صبح کی دُعائیں موزوں ترین لگتی ہیں۔
،جس طرح دن کا آغاز ہوتا ہے
ویسے ہی اُس کا دروازہ دُعا سے کھولا جائے۔
،جس طرح شام کو بند کیا جاتا ہے
ویسے ہی صبح کو دُعا سے کھولا جائے۔

اور غور کرو کہ دُعا کے ساتھ
— کیا چیز ہمیشہ ہونی چاہیے
:وہ ہے اُمید
"میں تیرے کلام پر اُمید رکھتا ہوں۔"

ایسی دُعا جیسی کوئی دُعا نہیں
،جس میں اُمید ہو
،ایمان ہو
توقع ہو
کہ خُدا برکت عطا فرمائے گا۔

:آیت 148

میری آنکھیں رات کی نگہانیوں سے بھی پہلے جاگتی ہیں تاکہ میں تیرے کلام پر دھیان کروں۔

:آیت 149

چہ شبان کا پہر بجنے سے پہلے، میری آنکھیں خدا کے کلام پر ہوتی ہیں، اور میں اُس پر غور و فکر کرتا ہوں۔
اے یہ بہت اچھا ہے جب ہم خدا کے کلام سے اپنے پیار کا ثبوت دیں
اپنی مسلسل تدبیر اور غور کے ذریعے۔

:آیت 149

میری آواز کو اپنی مہربانی کے مطابق سُن۔
"نہ کہ میری شدت کے مطابق، نہ کہ میری قابلیت کے موافق، بلکہ "اپنی مہربانی کے مطابق میری آواز سُن۔
اے کیسی عظیم گنجائش ہے یہ، کہ کون جان سکے کہ خدا کی مہربانی کس حد تک بے پایاں ہے؟
یہی میرا جواب ہے، اے میرے رب۔

:آیت 150

اے خداوند، اپنی عدالت کے مطابق مجھے زندہ کر۔
جب تُو مجھے آزمائے، تو مجھے زندہ کر۔
جیسے تو دیکھتا ہے کہ مجھے زیادہ روحانی حیات کی ضرورت ہے، مجھے دے۔

:آیت 151

وہ لوگ جو شر پسندی کی طرف چلتے ہیں، میرے قریب ہوتے ہیں؛ وہ تیرے قانون سے دور ہیں۔
کتے میرے پیچھے دوڑ رہے ہیں، میں نے انہیں پہلے بھی سن رکھا تھا
مگر اب وہ مجھ سے پہلے کبھی نہیں اتنے قریب ہوئے۔

:آیت 151

تُو قریب ہے، اے خداوند؛
کیا یہ نہ مبارک کلام ہے، کہ جب دشمن نزدیک ہوں، تب بھی دوستوں کا دوست قریب ہے؟
کیا فرق پڑتا ہے اگر وہ شکار بنے ہوئے ہرن کی طرح ہو، اور کتے اس کے پیچھے ہوں
پھر بھی قادر مطلق خدا، ہمارا واسطہ دینے والا، آ کر اپنے محبوب کو
کتوں کی پکڑ سے نجات دے سکتا ہے۔

:آیات 151-152

اور تیرے سارے حکم سچ ہیں۔ تیرے گواہوں کے متعلق، میں پرانے زمانے سے جانتا ہوں کہ تُو نے انہیں ہمیشہ کے لیے قائم
کیا ہے۔
یہ میرے لیے ایک پرانی کہانی ہے کہ تیرا پیار ابتدا سے ہے
تیرا عہد ازل سے ہے، تیرا فضل غیر متزلزل ہے، نہ تو ناپائیدار ہے، نہ بدلتا ہوا
"گویا کل کی ریت پر بنیاد رکھا گیا ہو، بلکہ "تو نے انہیں ہمیشہ کے لیے بنیاد رکھی ہے۔

:آیات 153-155

اپنی مصیبت پر غور فرما، اور مجھے چھڑا، کیونکہ میں تیرا قانون نہیں بھولتا۔ میری دلی شکایت سن، اور مجھے نجات دے؛
تیرے کلام کے مطابق مجھے زندہ کر۔ بدکاروں کے لیے نجات دور ہے، کیونکہ وہ تیرے احکام کی طلب نہیں کرتے۔
اگر وہ نجات چاہتے، تو بدی چھوڑ دیتے، اور نجات پاتے۔
مگر جب تک وہ اپنی بدی کی راہوں پر چلتے رہیں گے
وہ نجات سے ہر گز دور ہوتے جائیں گے۔

:آیات 156-158

اے خداوند، تیرا رحم بہت بڑا ہے؛ اپنے فیصلوں کے مطابق مجھے زندہ کر۔ میرے بہت دشمن اور ظلم کرنے والے ہیں، لیکن
میں تیرے گواہوں سے نہیں ہٹتا۔ میں نے ظالموں کو دیکھا اور رنجیدہ ہوا، کیونکہ وہ تیرا کلام نہیں رکھتے۔
کسی کو یہ دیکھ کر افسوس ہوتا ہے کہ خدا کا کلام، جو کتنا صحیح، عادل اور نیک ہے
کسی کی نظر میں حقیر سمجھا جاتا ہے۔

یہ کونسی دیوانگی ہے جو انسانوں کے دلوں میں ہے
کہ وہ بہترین چیزوں کی توہین کرتے ہیں؟

:آیت 159

دیکھ، میں تیرے احکام سے کتنا محبت کرتا ہوں؛ اے خُداوند، اپنی مہربانی کے مطابق مجھے زندہ کر۔
یہ ایک خوبصورت دلیل ہے، جیسے ایک دوست دوسرے سے کہتا ہے
"دیکھ کہ میں تم سے کتنا محبت کرتا ہوں۔"
جیسے ایک بچہ اپنے غصے میں والد سے کہتا ہے
،اے والد، میں تجھ سے محبت کرتا ہوں، باوجود اس کے کہ میں نے گناہ کیا ہے"
،میرے دل کو دیکھ کہ میں تجھ سے کتنا پیار کرتا ہوں
"میری غلطیوں اور گناہوں کے باوجود۔"

:آیات 160-161

تیرا کلام ابتدا سے سچا ہے، اور تیرے ہر نیک فیصلے ہمیشہ قائم رہیں گے۔ شاہزادیوں نے مجھے بغیر سبب ستایا، لیکن میرا دل
تیرے کلام سے ڈرتا ہے۔
،شاہزادے نے مجھے بغیر وجہ ستایا"
"مگر میرا دل تیرے کلام سے ڈرتا ہے۔"

:آیات 162-166

میں تیرے کلام سے خوش ہوتا ہوں، جیسے کوئی بڑا غنیمت پائے۔ میں جھوٹ سے نفرت کرتا ہوں اور اسے گھٹیا سمجھتا ہوں،
لیکن تیرے قانون سے محبت رکھتا ہوں۔ دن میں سات مرتبہ میں تیرا شکر ادا کرتا ہوں تیرے عادلانہ فیصلوں کے لیے۔ جو تیرے
قانون سے محبت کرتے ہیں، ان کے پاس بڑی سلامتی ہے، اور کوئی انہیں تکلیف نہیں دے گا۔ اے خُداوند، میں نے تیری نجات
پر اُمید رکھی ہے اور تیرے حکموں کو بجا لایا ہے۔
،حاضرہ فرض اور مستقبل کی امید
جب تک ہم اچھے کام نہ کریں، بڑی امیدیں بیکار ہیں۔
خُدا کل کو روشن کرے گا، مگر ہمیں آج پاکیزہ بننا چاہیے۔

:آیات 167-168

میری جان نے تیرے گواہوں کو رکھا، اور میں ان سے بے حد محبت کرتا ہوں۔ میں نے تیرے احکام اور تیرے گواہوں کو رکھا،
کیونکہ میری تمام راہیں تیرے سامنے ہیں۔